’’حقوقِ زوجین "

ارتھ شاستر اور فقہ اسلامی کی روشنی میں ایک تقابلی جائزہ

"Rights of Spouses" A Comparative Study of Arthashastra and Islamic Jurisprudence

ڈاکٹر عبدالقدوس[1]

ڈاکٹر شہزادی پاکیزہ[2]

Abstract

According to Hinduism, marriage between two souls is a very sacred affair that stretches beyond one lifetime and may continue upto at least seven lives. Marriage in Hinduism, therefore,is not just a mutual contract between two individuals or a relationship of convenience, but a social contract and moral expediency , in which the couple live together and share their lives ,doing their respective duties , to keep the divine order and the institution of family intact.The concept of divorce is alien in Hinduism, as marriag are meant to last for a life time.

While in Islam, marriage of man and woman is not just a financial and physical arrangement of living together but a sacred contract, a gift of God,to lead a happy,enjoyable life and continue the lineage. The main goal of marriage in Islam is the realization of tranquility and compassions between the spouses.

Keywords: *Spouses rights, Hinduism,Arthashastra,Islam,Islamic Jurisprudence*

نکاح وہ پاکیزہ اور شرعی طریقہ ہے جس کے ذریعہ ایک بیوی اور شوہر کا وجود ہوتا ہے۔نکاح کی مشروعیت بنی نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے۔یہ وہ منظم اور محفوظ عمل ہے جس کے ذریعہ سے آگے نسل بڑھتی ہے۔خاندان اور رشتے بنتے ہیں اور ایک سماج و معاشرہ کی تشکیل ہوتی ہے۔نکاح میاں بیوی کے درمیان وہ پختہ عہد ہے جس کی بناء پر دونوں کے اوپر کچھ حقوق اور ذمہ داریاں بنتی ہیں۔جن کو پورا اور ادا کرنا دونوں کے لئے لازم ہیں کیونکہ ان دونوں کے امداد باہمی سے خانگی زندگی خوشگوار گزرتی

[1] اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و تحقیق، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

[2] اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، فاطمہ جناح ومن یونیورسٹی، راولپنڈی

ہے، جو کہ نکاح کے جملہ مقاصد میں ایک اہم ترین مقصد ہے جبکہ اس کے برعکس دونوں کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔

معاشرہ کی تنظیم اور تدبیر ریاست میں مذہب کا بڑا حصہ ہے۔ ہر نبی اور مصلح ملت نے اپنی اپنی قوم کو اتحاد کی لڑی میں منسلک کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ جماعتی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے والدین، اولاد، زوجین، پڑوسیوں اور عام انسانوں کے باہمی حقوق وفرائض بیان کئے ہیں۔

''کوتلیہ چانکیہ''(۱) کا ''ارتھ شاستر'' نامی خودنوشت بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ وہ ریاستی تحریر نامہ ہے جسے کوتلیہ چانکیہ نے اپنے دور کے حکمران ''چندر گپت موریا'' کے لئے بطور وعظ اصول حکمرانی مرتب کیا۔ ارتھ شاستر کے معنی ومفہوم میں مختلف اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ مثلاً:

ایک قول کے مطابق ''ارتھ'' کے معنی ہے [دولت/حکومت اور جائیداد] (۲) جبکہ ''شاستر'' کے معنی ہے [کسی دیوتا، رُشی یا مُنی کی لکھی ہوئی کتاب فلسفہ] (۳) لیکن ایک دوسرے قول کے مطابق شاستر کے معنی ہیں [مذہبی احکامات کی روشنی میں مختلف موضوعات پر لکھی گئی کتابیں] (۴) جبکہ ارتھ شاستر کے معنی [وہ علم جس میں روپیہ یا دولت کمانے کے احوال درج ہوں] (۵) یا اس کا مطلب ہے [دولت کی کتاب] (۶) کیونکہ تمام مذاہب میں علم کو ''دولت'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ہندو دھرم میں خانگی حیثیت کے لحاظ سے عورت کی سماجی حیثیت مختلف ادوار میں مختلف رہی ہے۔ اگرچہ اقتصادی نقطہ نظر سے عورت کو باپ، خاوند یا بیٹے کا دستِ نگر سمجھا جاتا تھا لیکن وہ خود بھی جائیداد کی مالک بن سکتی تھی۔ اور عورت کو سماجی اور تہذیبی امور میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی بھی مکمل آزادی تھی لیکن بعد میں یہ آزادی رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی اور تعلیم حاصل کرنے کے جو مواقع دیئے گئے تھے کم ہوتے گئے۔ (۷)

عورت کے بارے میں ان کا نظریہ یہ ہے کہ وہ مرد کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اس کا کام مرد کو راحت دینے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ شادی سے پہلے وہ باپ کی محکومیت میں ہوتی ہے اور باپ جس سے چاہے اسے بیاہ دے۔ شادی کے بعد شوہر اس کا مالک بن جاتا ہے جبکہ بیوہ ہونے کی صورت میں جانوروں سے بھی بدتر سلوک کر کے رسم ستی میں شوہر کے ساتھ زندہ جلانے کی سزا دیتے ہیں۔ ہندو کے مذہبی تعلیمات کے عورتوں کو تو زندگی بھر کسی نہ کسی کی نگرانی اور سرپرستی میں رہنا چاہئے، چنانچہ منوشاستر میں اس کے متعلق کہا گیا ہے:

''بچپن میں (وہ) اپنے والد، جوانی میں (اپنے) خاوند اور بڑھاپے میں (اپنے) بیٹوں کی زیر حفاظت رہے گی، عورت کبھی آزادانہ زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہوتی'' (۸)

''لڑکی ہو یا جوان عورت یا عمر رسیدہ عورت ہو اسے کچھ بھی آزادانہ اپنی مرضی نہیں کرنا چاہیے خواہ اپنے گھر میں کیوں نہ ہو۔ (۹)

ازدواجی حیثیت سے چونکہ عورت کی خاص خوبی اطاعت گزاری اور وفاداری ہے اس لئے منوشاستر کے مطابق:

''وفادار بیوی اپنے خاوند کی ہمیشہ دیوتا کی طرح پوجا کرتی ہے، خواہ وہ خیر سے تہی، (دوسری جگہوں پر) لذت کا متلاشی اور اچھی خوبیوں سے محروم ہی کیوں نہ ہو'' (۱۰)

چونکہ ہندومت میں عورت کو خاوند کا مطیع وفرمانبردار اور محکوم شمار کیا جاتا ہے، لہذا وہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو اس کے لئے باعثِ اہانت وتحقیر ہو لیکن اگر وہ منع کرنے کے باوجود باز نہ آئے تو اسے جسمانی سزا کی بجائے جرمانہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ ارتھ شاستر

میں کہا گیا ہے۔

''اگر کوئی عورت، سوائے خطرہ کی صورت میں، اپنے خاوند کے گھر سے باہر جائے تو اس پر ۶ پن جرمانہ ہوگا۔ اگر شوہر کی صریح ممانعت کے باوجود باہر جانے پر ۱۲ پن جرمانہ، اور اپنے قریبی ہمسائے سے آگے تک جانے پر ۶ پن جرمانہ کیا جائے گا''

''اگر کوئی عورت یاترا (مقدس سفر) یا اپنا گزارہ وصول کرنے کے علاوہ کسی اور بہانے سے کہیں جاتی ہے، چاہے کسی مناسب ساتھی (محرم) ہی کے ساتھ جائے تو اس پر نہ صرف ۲۴ پن جرمانہ ہوگا بلکہ اس کے ساتھ کھانا پینا بند کر دیا جائے اور اسی آدمی کو ابتدائی درجے کی تعزیری سزا دی جائے گی'' (۱۱)

''اگر کوئی عورت شوخ حرکتیں یا شراب پیتی ہو تو اسے منع کیا جائے باز نہ آنے کی صورت میں اس سے ۳ پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ وہ دن کے وقت تفریح کے لئے کسی عورت سے ملنے یا تماشا دیکھنے باہر جانے پر ۶ پن جرمانہ، اور کسی مرد سے ملنے یا کھیل کود کے لئے نکلے تو ۱۲ پن جرمانہ ادا کرنا پڑے گا''

''سوتے یا نشے میں بے ہوش شوہر کو گھر چھوڑ کر گھر سے باہر جانے والی اور شوہر پر گھر کا دروازہ بند کرنے والی عورت کو بھی ۱۲ پن جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ رات کے وقت شوہر کو گھر سے باہر رکھنے والی عورت سے ۲۴ پن جرمانہ وصول کیا جائے۔ ایک دوسرے کو جنسی میلاپ کی ترغیب کے حامل اشارے کرنے یا اسی نوعیت کی کھسر پھسر کرنے والے جوڑے میں سے عورت کو ۲۴ پن جرمانہ کی سزا دی جائے اور مرد کو اس سے دگنا جرمانہ کیا جائے یعنی اس سے ۴۸ پن وصول کیا جائے۔ اگر عورت اپنے بال بکھیرے، کمر بند، دانت یا ناخن دکھائے تو اس سے تشدد کے لئے مقرر ابتدائی درجے کا جرمانہ وصول کیا جائے۔ اگر یہی حرکات مرد سے سرزد ہو تو وہ اس سے دگنا جرمانہ دے گا۔ اگر مرد اور عورت مشکوک مقام پر راز و نیاز کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے جائے تو جرمانے کے بجائے گاؤں کے چوراہے میں کسی نیچ ذات کے آدمی سے انہیں کوڑے لگوائے جائے۔ عورت کو جسم کے دونوں طرف پانچ، پانچ کوڑے لگائے جائیں۔ اگر وہ اس سزا سے بچنے کی خواہش رکھتی ہو تو فی کوڑا ایک پن ادا کرے گی'' (۱۲)

اسلام کے علاوہ باقی مذاہب میں مرد و عورت کے ازدواجی تعلقات کو اخلاقی و روحانی ترقی کے لئے مانع تسلیم کیا گیا ہے۔ مرد و عورت کے درمیان عدم مساوات کی دیوار کھڑی کر دی گئی ہے اور عورت کو مرد سے کمتر یہاں تک کہ جانور سے بھی بدتر سمجھا گیا ہے۔ اس کے برعکس اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے مرد و عورت میں مساوات کے تصور کو رائج کیا اور عورت کے وقار اور عزت کو مرد کے مساوی قرار دے کر نہ صرف اس کے حقوق کی حفاظت کی بلکہ اسے معاشرہ وہ جائزہ مقام دلایا جس کی وہ حقدار تھی۔ اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں بھی بیویوں کی کوئی قدر و منزلت نہ تھی لیکن اسلام نے مرد عورت کو برابر کے حقوق دیئے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (۱۳) ترجمہ: عورتوں کے بھی دستور کے مطابق وہی حقوق ہیں جیسے ان کے ذمے ہیں۔

تاہم عورت کی دیکھ بھال، مالی ذمہ داری اور عقل و فراست کی بناء پر مرد کو برتری دی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (۱۴) ترجمہ: اور مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فوقیت ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد الٰہی ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (۱۵)

ترجمہ: مرد عورتوں کے ذمہ دار ہیں اس لئے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اسلئے کہ انہوں نے اپنے مالوں سے کچھ خرچ کیا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو ''قوام'' فرمایا اور قوام عربی زبان میں کسی چیز کو قائم کرنے والے اور اس کی حفاظت کر نے والے کو کہتے ہیں۔(۱۶) جبکہ دوسری لغوی تحقیق کے مطابق مرد عورت کا قوام اس لئے ہے کہ اس کی ضروریات پوری کرتا ہے اور اس کا خرچ برداشت کرتا ہے۔(۱۷) مرد عورتوں کے امور کے منتظم اور ان کی ضروریات کو پوری کرنے سے متعلق 'قوام' کی تفسیر کرتے ہوئے مختلف مفسرین وفقہاء یوں لکھتے ہیں کہ:

۱۔ صاروا قوا ما علیهن نافذا لا مر علیهن (۱۸)

ترجمہ: یعنی مردوں کو عورتوں پر قوام بنایا گیا ہے کیونکہ وہ ان پر امور نافذ کرنے والے ہیں۔

۲۔ فکانه تعالیٰ جعله امیر أعلیها نافذ الحکم فی حقها (۱۹) ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر امیر مقرر فرمایا ہے اور اس کے بارے میں احکام کو نافذ کرنے والا بنایا ہے۔

۳۔ قیا مهم علیهن بالتا دیب والتدبیر والحفظ والصیا نة (۲۰) ترجمہ: یعنی مردوں کو عورتوں کو ادب سکھانے والا، تدبیر امور اور حقوق کی حفاظت وصیانت کرنے والا بنایا گیا ہے۔

شریعت اسلامی میں عبادات کے بعد دوسرا بڑا شعبہ شخصی اور عائلی قوانین کا ہے اور قرآن پاک کی آیاتِ احکام میں سب سے زیادہ زور اسی پر دیا گیا ہے اسلئے کہ یہ انسانی زندگی کے اجتماعی کو پہلوؤں کو منظم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے اور اس کا تعلق خا ندان کو صحیح خطوط پر استوار کرنے سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے چونکہ مرد کو عورت پر جسمانی ساخت اور اس کے دل ودماغ کی برتری کی وجہ سے ایک گونہ فضیلت دی ہے، اور یہ وہبی شئے ہے جس سے عورت قدرتی طور پر محروم ہے۔ الغرض اور بہت ساری باتوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے جیسا کہ بہ نسبت عورتوں کے مردوں کو عقل اور علم، حلم وفہم اور حسن تدبیر اور قوتِ نظریہ وعملیہ اور قوتِ جسمانیہ وغیرہ کہیں زیا دہ عطا کیں اور نبوت اور خلافت وبادشاہت، قضاوشہادت، وجوب جہاد اور جمعہ وعیدین، اذان وخطبہ وجماعت اور میراث میں حصہ کی زیادتی اور نکاح کی مالکیت اور تعدد ازواج، طلاق کا اختیار، بلانقصان کے نماز اور روزہ کا پورا کرنا، عورتوں کے قدرتی عوارض سے محفوظ ہونا وغیرہ یہ تمام فضائل حق تعالیٰ نے مردوں ہی کو عطا کیے۔ اور ان فضائل کا اقتضاء ہی یہی ہے کہ مرد عورتوں پر حاکم ہوں اور عورتیں ان کی محکوم ہوں۔(۲۱)

جب اللہ تعالیٰ نے مرد کو حاکم بنایا ہے تو عورت کے ذمہ لازمی ہے کہ وہ خاوند کی اطاعت کریں اور جو کچھ وہ کہے اس کو مانے ۔شریعت میں عورت کے لئے مرد کی اطاعت کو لازمی قرار دیا، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ لو کنت امرا احدا ان یسجد لا حد لا مرت المرا ۃ ان تسجد لز

وجھا (۲۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس کے ساتھ ساتھ شریعت نے خاوند اور سلطان (امیر) کی اطاعت کے کچھ حدود مقرر کیے ہیں کہ اگر وہ کسی گناہ کا حکم دے یا احکام شریعت کی ادائیگی (جیسے نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ) سے منع کریں تو اس کا ماننا جائز نہیں۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

فإذا أُمِرَ بِمَعْصِيَّةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ (۲۳) ترجمہ: یعنی اگر وہ کسی گناہ کا حکم دے تو اس کو نہ سنا جائے اور نہ اطاعت کی جائے۔

اطاعت ہی چونکہ نیک بیویوں کی نشانی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَا الصّٰلِحَاتُ قَانِتَاتٌ (۲۴) ترجمہ: نیک عورتیں خاوندوں کی فرمانبردار ہوتی ہیں۔

فرمانبردار عورت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ایما امراۃ ماتت و زوجھا عنھا راض، دخلت الجنة (۲۵) ترجمہ: اگر بیوی اس حالت میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو تو وہ جنت میں جائیگی۔

اگر بعض اوقات عورت نافرمانی اور بداخلاقی پر اتر آئیں تو مرد مار بھی سکتا ہے ارشاد الٰہی ہے۔

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ط فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا (۲۶)

ترجمہ: اور جن بیویوں کے نشوز کا ڈر ہو تو ان کو سمجھاؤ اور خواب گاہوں میں ان سے علیحدگی اختیار کرو، اور ان کو مارو تو اگر وہ تمہارا کہنا مان لیں تو پھر ان پر راہ تلاش مت کرو۔

’’نشوز‘‘ کی تفسیر کرتے ہوئے ابن جریر طبری (۲۷) فرماتے ہیں۔

وَ مَعنِی ذٰالِكَ اِذَا رَاءَ يتُمۡ مِنۡهُنَّ مَا تَخَافُوۡنَ اَنۡ يُنۡشِزۡ وُهُنَّ عَلَيۡكُمۡ من نَظَرٍ اِلىٰ مَا لَا يَنۡبَغِيۡ لَهُنَّ اَن يَنۡظُرنَ اِلَيۡهِ وَ يَدۡ خلَنَ وَ يَخۡرُجۡنَ وَا سۡتَرَبۡتُمۡ بِاَمۡرِهِنَّ (۲۸) ترجمہ: کہ جب تم ان عورتوں کی وہ حالت دیکھو جس سے تم کو ان کے نشوز کا ڈر ہو یعنی ادھر دیکھنا جدھر انہیں نہیں دیکھنا چاہیے۔ اور وہ آئیں اور نکل جائیں اور تم کو ان کی بابت شک ہو جائے۔

بعض کے نزدیک ناشزہ وہ عورت ہے جو اپنے شوہر پر بلندی چاہے اس کا حکم نہ مانے، اس سے بے رخی کرے اور اس سے بغض رکھے۔ (۲۹) تب ایسی حالت میں مارنے کی اجازت ہے، جیسا کہ فرمایا گیا ہے۔ **واضربوھن ضربا غیر مبرح** ہو ترجمہ: یعنی کہ جس سے اس کے عضو کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ (۳۰)

جس طرح مرد کے حقوق عورت کے ذمہ ہیں اسی طرح عورت کے حقوق مرد کے ذمہ ہیں۔ مثلاً:

ا۔ مہر اور نان ونفقہ: نفاق‘‘ (ن پر زبر) سے مشتق ہے، نفاق کے معنی مروج ہونے کے ہیں اسی لئے جس سودے کا چلن ہو جائے اس کے لئے نفقت السلعة کہا جاتا ہے۔ اور مال خرچ کرنے کو انفق المال کہا جاتا ہے۔ (۳۱)

اسلامی فقہ کی اصطلاح میں نفقہ ھی الطعام والکسوۃ والسکنیٰ (۳۲) ترجمہ: یعنی نفقہ خوراک، پوشاک اور رہائش کے انتظام کو

کہتے ہیں۔

ارتھ شاستر کے مطابق لڑکی کے عوض والدین کو ملنے والے مال کے سلسلے میں مفصل ہدایات دی گئی ہے چنانچہ نان ونفقہ کے سلسلے میں ارتھ شاستر میں یہ ہدایات دی گئی ہے۔

''لڑکی کی ملکیت میں اس کے نان ونفقہ کے لئے ضروری سامان اور زیورات وغیرہ دینا ضروری ہے۔عورت کے بنیادی ضرورت کے لئے خوراک اور کپڑے فراہم کردے اور استطاعت رکھنے والوں کو زیادہ دینا چاہیے۔اور خود عورت کا سسرال کے اقرباء میں سے کسی کو حوالے کرنے کی صورت میں ان چیزوں کی حقدار نہیں ہوگی''

''جس عورت کو غیر معینہ مدت تک نان نفقہ طلب کرنے کا حق ہو،اسے اتنی ہی خوراک اور کپڑے فراہم کردیئے جائیں جو اس کی ضرورت کے لئے کافی ہوں اگر اس کا ولی استطاعت رکھتا ہو تو زیادہ بھی دیئے جاسکتے ہیں''

''اگر دس فیصد اضافی امداد کے ساتھ روٹی، کپڑا دینے کی مدت محدود مقرر کی گئی ہو تو ولی کی آمدن کے مطابق عورت کو ایک مخصوص رقم دی جائے گی۔اور اس صورت میں بھی کہ اسے شُلک اور زرتلافی وصول نہ ہوا ہو(حالانکہ دوسری شادی کی اجازت ملنے پر شوہر یہ ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے)۔اگر عورت خود کو اپنے خاوند کے باپ کے اقرباء میں سے کسی کی حفاظت میں دیدے یا الگ رہنا شروع کردے تو وہ اپنے شوہر پر نان نفقہ کا دعویٰ کرنے کی حقدار نہیں ہوگی'' (۳۳)

فقہ اسلامی میں عورت کو مہر دینا عورت کا سب سے پہلا حق ہے۔عقد نکاح کے ذریعہ چونکہ عورت گھر کے اندر محبوس ہوتی ہے اور وہ خاوند کے اجازت کے بغیر باہر جاکر اپنے لیے کچھ کما نہیں سکتی اس لئے اللہ تعالیٰ نے عورت کے نان ونفقہ کی ذمہ داری مرد پر عائد کی۔قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے۔

رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (۳۴) ترجمہ: اور(دودھ پلانے والی ماؤں کا) کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمہ ہوگا۔ حدیث مبارکہ میں بھی اس کے متعلق وضاحت موجود ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

''تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے۔تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ(نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کرلیا ہے۔تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو۔اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے۔اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو۔(۳۵)

قرآن وحدیث کی رُو سے بیوی کے نفقہ میں وہ تمام بنیادی ضروریات شامل ہیں جو اصل میں ہر زمانہ کے عرف اور حالات سے متعلق ہیں۔تاہم بعض اہل شوافعؒ کے نزدیک نفقہ میں: کھانا، سالن، صفائی ستھرائی کا سامان، لباس، گھر کا ضروری اثاثہ، رہائش گاہ، اور اگر عورت ایسے سماج سے تعلق رکھتی ہو جس میں نوکروں سے کام لیا جاتا ہو تو نوکر کا انتظام شامل ہے۔(۳۶) اگر بیوی مطلقہ ہے تب بھی عدت میں عورت کے رہن سہن کی ذمہ داری مرد پر رکھی گئی ہے، یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہوجائے۔قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ (۳۷) ترجمہ: یعنی عورتوں کو اپنے مقصد کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود رہو۔

اسی آیت کے ذیل میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں۔کہ’’مرد کے ذمہ ضروری ہے کہ مطلقہ کو عدت تک رہنے کے لیے مکان دے جس کو سکنیٰ کہتے ہیں۔جب سکنیٰ واجب ہے تو نفقہ بھی اس کے ذمہ ہونا چاہیے، کیونکہ عورت اتنے دنوں اسی کی وجہ سے مکان میں مقید و محبوس رہے گی۔‘‘(۳۸)

۲۔حُسن معاشرت: عورتوں کے سماجی حیثیت کے بارے میں منوشاستر میں حکم دیا گیا ہے کہ:

’’جہاں عورتوں کی پرستش (عزت) کی جاتی ہے وہاں دیوتا خوش رہتے ہیں لیکن جہاں ان کی تکریم نہیں ہوتی کسی طرح کی مقدس رسوم پھل نہیں لاتیں (وہ لعنت سے دوچار ہوتے ہیں)‘‘(۳۹)

جبکہ ارتھ شاستر میں عورت سے حُسن سلوک کے بارے میں اتنی تاکید کی گئی ہے کہ اس کو ایسے الفاظ سے نہیں پکارنا چاہیئے جس سے اس کی اہانت ہو۔آچاریہ کوتلیہ چانکیہ کہتا ہے۔

’’عورت کو تمیز سکھانے کے لیے اری ننگی، اری مادرزاد ننگی (بے شرم)، اری دیدے پھوٹی، کمرٹوٹی جیسے الفاظ استعمال کرنے اور بانس کی چھڑی، رسی اور ہاتھ سے کولھوں پر تین چوٹ کے مارنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔اگر ظلم وزیادتی اور حسد پر اتر آئے تو ان امور کی خلاف ورزی پر بدنام کرنے یا جسمانی آزار پہنچانے کے لیے مخصوص سزا سے آدھی سزا دی جاسکے گی‘‘(۴۰)

شریعت اسلامی میں مرد کے ذمہ یہ لازمی ہے کہ وہ عورت سے اچھے طریقے سے پیش آئے، کوئی تکلیف اور ایذاء نہ پہنچائے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے حسن سلوک اور بھلائی کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (۴۱) ترجمہ: اور عورتوں سے حسن معاشرت کرو۔

عورتوں کے حق نفقہ کے ساتھ ساتھ ان کی دلجوئی اور خاطر مدارات بھی حقوق میں شامل ہیں۔حسن معاشرت کے بارے میں ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

۱۔ استوصوابا النساء خیر افانما ھن عوان عند کم (۴۲) ترجمہ: عورتوں سے اچھا برتاؤ کرو کیونکہ وہ تمہارے پاس بمثل قیدی کے ہیں۔

۲۔ ان تحسنوا الیھن فی کسوتھن وطعامھن (۴۳) ترجمہ: تم ان (بیویوں) کے ساتھ کپڑا اور کھانا دینے میں اچھا سلوک کرو۔

۳۔ **خیرکم خیرکم لاھلہ** (۴۴) ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہو۔

۴۔ وخیارکم خیارکم لنساء کم (۴۵) ترجمہ: اور تم میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں (بیویوں) کے لئے اچھا ہو۔

۳۔خُلع اور میراث کا حق: ارتھ شاستر کے مطابق عورت کو دیئے گئے اختیارات میں’’حق خلع‘‘ کے بارے میں تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔کچھ نکہ ہندومت میں شادی کو ایک ایسا معاہدہ قرار دیا گیا ہے جو کبھی ایک عورت یا ایک مرد اپنی مرضی سے اس کو نہیں توڑ سکتے، جب تک کہ وہ دونوں راضی نہ ہوں۔لیکن پھر جب بھی ایسی کوئی صورت ہو کہ عورت کے لئے مرد کے ساتھ گزارہ مشکل ہو یا ان کی طبیعت میں توافق ہو تو عورت کو درج ذیل صورتوں میں ان شرائط کے ساتھ جدائی اختیار کرنے کا حق حاصل ہے، جو کہ ارتھ شاستر میں اس کا ذکر اس طرح ہوا ہے۔

’’اگر بیوی اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور مرد کو پسند کرتی ہو، اپنے خاوند سے نفرت کرے حیض کے سات چکر مکمل کر چکی ہو تو فوراً وہ اپنے شوہر کو اس کی دی ہوئی رقم اور زیورات واپس لوٹا دے اور اپنے شوہر کو بھی اجازت دیدے کہ وہ دوسری عورت کے ساتھ

سو سکے''

''اپنے شوہر سے نفرت کرنے والی عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر بیاہ کو کالعدم کر سکے''

''عورت اگر محسوس کرے کہ اسے اپنے خاوند کی طرف سے کوئی خطرہ ہے تو وہ اس کی املاک سے دستبردار ہو جائے گی اور الگ رہنے کی حقدار ہوگی''(۴۶)

ہندوستانی معاشرہ میں عورت کا مقام کبھی بلند نہیں رہا۔ Encyclopedia of Religion & Ethics میں عورتوں کے حق وراثت کے بارے میں ہندوؤں کے افکار و نظریات کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

"عورت کبھی آزاد نہیں ہوسکتی، وہ میراث نہیں پاسکتی، شوہر کی وفات کے بعد اسے اپنے سب سے بڑے بیٹے کے ماتحت زندگی گزارنی ہوگی "(۴۷)

جبکہ ارتھ شاستر میں ان کی وراثت کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

''پاکدامنی کی زندگی گزارنے کا عہد کرنے والی بیوہ عورت اپنے شوہر کی وفات پر اپنا اثاثہ اور زیور اور اس کے علاوہ شُلک کا باقی ماندہ حصہ بھی جو اس کے حق میں نکلتا ہو وصول کر سکے گی، لیکن ان سب کی وصولی کے بعد وہ کسی اور سے شادی کر لے تو یہ سب کچھ اس سے سود سمیت واپس لے لیا جائے گا۔۔۔۔۔۔لیکن کوئی عورت دوسری شادی کے بعد اپنے سابقہ شوہر کے اثاثے کی حقدار نہیں ٹھہرائی جاسکے گی۔اور اگر وہ پاکیزہ زندگی گزارے تو اس تمام اثاثے سے فائدہ اٹھا سکے گی''(۴۸)

شریعتِ اسلامی میں رشتہ نکاح کو''پکا عہد'' قرار دیا گیا ہے۔تاہم ازدواجی زندگی کی بعض الجھنوں، طبیعت کے ناپسندیدگی اور اختلافات وناچاقی کی صورت میں عورت کو خلع کا اختیار دیا ہے۔عورتوں کو مردوں سے علیحدگی کے متعلق ارشادِ الٰہی ہے۔

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ (۴۹) ترجمہ: یعنی پس اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدوں کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو پھر ان پر اس کے بارے میں کچھ گناہ نہیں جو عورت فدیہ دیدیں۔

ایک واقعہ سے بھی اس کی تائید یوں ملتی ہے کہ حبیبہ بنت سہلؓ (۵۰) جو ثابت بن قیس بن شماسؓ (۵۱) کے نکاح میں تھیں ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لئے نکلے تو حبیبہ بنت سہلؓ کو اندھیرے میں اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑا پایا۔دریافت کرنے پر عرض کیا کہ میں اور ثابت بن قیسؓ نکاح میں نہیں رہ سکتے۔جب ثابت آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا حبیبہؓ کے پاس جو کچھ ہے اس میں سے کچھ لے لو اور حبیبہؓ کو چھوڑ دو۔چنانچہ انہوں نے کچھ لیا اور حبیبہؓ اپنے باپ کے گھر بیٹھ گئی۔(۵۲)

اسی طرح اسلام سے پہلے عورت کو غلام کا درجہ دیکر مال اور جائیداد سے محروم کر کے خود جائیداد کا ایک حصہ گردانی جاتی۔جبکہ اسلام نے وراثت میں بھی حصہ مقرر کر کے مساوی حقوق دیئے۔قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ (۵۳) ترجمہ: یعنی مردوں کے لئے اس میں سے ایک حصہ ہے جو ان کے والدین اور قریبی (رشتہ دار) چھوڑیں اور عورتوں کے لئے اس سے ایک حصہ جو ان کے ماں باپ اور قریبی (رشتہ دار) چھوڑیں۔

مرد و عورت کے مقررہ حصہ کی وضاحت خود قرآن نے بیان کردیئے ہیں۔جس میں کسی قسم کی کمی اور زیادتی نہیں ہوسکتی۔

قرآن مجید میں ارشادِ الٰہی ہے۔

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ ط فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ط (۵۴)

ترجمہ: اور بیویوں کے لئے تمہارے ترکہ کا چوتھائی ہے بشرطیکہ تمہارے کوئی اولاد نہ ہو، لیکن اگر تمہارے کچھ اولاد ہو تو بیویوں کو تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا اور یہ حصے تمہارے وصیت کی تعمیل کے بعد جو تم نے کی ہو اور ادائے قرض کے بعد (جو تمہارے ذمہ ہو) تقسیم کیے جائینگے۔

مرد و عورت کے باہمی حقوق کی تشریح کرتے ہوئے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لوگو! عورتوں کے حق میں میری وصیت کو مانو کہ یہ تمہارے ہاتھوں میں قید ہیں تم سوا اس کے کسی اور بات کا حق نہیں رکھتے، لیکن یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کا کام کریں اگر ایسا کریں تو ان کو خواب گاہ میں علیحدہ کردو، اور ان کو ہلکی مار مارو تو اگر وہ تمہاری بات مانیں تو پھر ان پر الزام لگانے کے پہلو نہ ڈھونڈو۔ بے شک تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔(۵۵)

Conclusion

مذکورہ دلائل کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندو مذہب کے کتب میں عورت کو معاشرے میں ایک فرد کی حیثیت نہیں دی گئی ہے اور نہ ہی ایک فرد گردانا جاتا ہے کہ وہ اپنے مرضی سے مذہبی حدود و قیود کے اندر سب کچھ کر سکے۔ وہ زندگی کے جس مرحلہ اور درجہ میں ہے وہ کسی نہ کسی مرد کے ماتحت رہے گی۔ اس لئے کہ وہ ایک محکومہ اور مملوکہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے تو معاشرہ میں بیوہ ایک لعنت سمجھا جاتا ہے یا تو ذلت اور پستی اور جانوروں کی سی زندگی بسر کرے گی یا پھر اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گی اور ستی کو ترجیح دے گی۔

اس کے برعکس اسلام میں انسانی حقوق بالخصوص عورتوں کے حقوق سے متعلق ایک ایسا عظیم الشان چارٹر عطا فرمایا جس کی رہتی دنیا تک کوئی مثال پیش نہیں کر سکے گا۔ عورتوں کا مقام بلند کیا، ماں کی خدمت کو حج اور جہاد پر ترجیح دی، بیٹیوں کو اللہ کی رحمت جبکہ عورت بحیثیت بیوی کو دنیا کی بہترین متاع قرار دیا۔ ماں بہن، بیٹی کو وراثت میں اس کا حصہ متعین کر کے انسانی حقوق کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

حواشی وحوالہ جات

(۱) ''کوتلیہ'' کے معنی ہے subsistence of man یعنی وہ شخص جو تھوڑے خوراک اور پیسے پر قناعت کرے۔ www.encyclopedia.kautilya.com جبکہ ''چانکیہ'' کے معنی ہیں چانک نامی مُنی کے خاندان کا (فرد) کی جاتی ہے۔راجیسور راؤ اصغر، ہندی اردو لغت، بذیل مادہ'' چانکیہ'' واضح رہے کہ مُنی کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ شخص جو دُکھ اور سُکھ کی حالت میں یکساں رہے/ارشی عابد۔
راجیسور راؤ اصغر، ہندی اردو لغت، بذیل مادہ ''مُنی''

(۲) راجیسور راؤ اصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ ''ارتھ''

(۳) ایضاً: بذیل مادہ ''شاستر''

(۴) ارتھ شاستر، کوتلیہ چانکیہ، ص ۵۹۳ حاشیہ نمبر ۱۱، مترجم: محمد اسماعیل ذبیح، ٹیکساس پرنٹرز، یونیورسٹی روڈ کراچی ،فروری ۱۹۹۱ء

(۵) راجیسور راؤ اصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ ''ارتھ''

(۶) http://www.sankalpindia.net/drupal/arthashastra-oldest-book-total-management-war-strat

(۷) جواہر لال نہرو، تلاش ہند، ص ۳۴۵

(۸) منوشاستر، باب ۹، منتر ۳، ص ۲۰۷

(۹) ایضاً: باب ۵، منتر ۱۴۵، ص ۱۳۳

(۱۰) منوشاستر، باب ۵، منتر ۱۵۲، ص ۱۳۳

(۱۱) ارتھ شاستر، باب نمبر ۳، جزو ۴، ص ۳۴۴۔۳۴۵

(۱۲) ایضاً: باب نمبر ۳، جزو ۳، ص ۳۴۳

(۱۳) القرآن ۲۲۸:۲ / فتح الباری، ج ۹، کتاب النکاح، باب لزوجک علیک حقا، حدیث نمبر ۵۱۹۹ / سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ۳۳ حق المراۃ علی الزوج، حدیث نمبر ۱۸۵۱

(۱۴) القرآن ۲۲۸:۲

(۱۵) القرآن ۳۴:۴

(۱۶) امام راغب، مفردات القرآن ص ۴۱۶

(۱۷) ابن منظور افریقی، لسان العرب ج ۱۲ ص ۵۰۳

(۱۸) الطبری، تفسیر الطبری، ج ۳ ص ۵۷

(۱۹) الرازی، امام فخر الدین، تفسیر کبیر ج ۲ ص ۸۸

(۲۰) الجصاص، الرازی، ابوبکر، احکام القرآن ج ۱ ص ۱۷۵

(۲۱) کاندھلوی، مولانا ادریس، معارف القرآن بذیل آیت الرجال قوامون / ج ۳ ص ۷۱

(۲۲) الترمذی، جامع الترمذی، ابواب النکاح، باب ماجاء فی حق الزوج علی المراۃ، رقم الحدیث ۱۱۵۹

(۲۳) البخاری، صحیح البخاری، کتاب الاحکام، السمع والطاعۃ للامام مالم تکن معصیۃ، رقم الحدیث ۷۱۴۴

(۲۴) القرآن ۴:۳۴

(۲۵) الترمذی، جامع الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المراۃ، رقم الحدیث ۱۱۶۱

(۲۶) القرآن ۴:۳۴

(۲۷) ابوجعفر محمد ابن جریر الطبری ۲۲۴ھ کو طبرستان میں پیدا ہوئے، بڑے مورخ، فقیہ اور محدّث تھے ۳۱۰ھ کو وفات پا گئے۔ ابن الاثیر، الکامل فی التاریخ، ج ۸ ص ۱۳۴

(۲۸) محمد بن جریر الطبری، ج ۵ ص ۳۸ / فتح الباری، کتاب النکاح باب ۹ مایکرہ من ضرب النساء، رقم الحدیث ۵۲۰۴

(۲۹) ابن کثیر، عمادالدین، حافظ، تفسیر ابن کثیر، ج ۱ ص ۵

(۳۰) ابن ماجہ، کتاب النکاح باب ۳ حق المراۃ علی الزوج حدیث نمبر ۱۸۵۱/ الترمذی، جامع الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجھا، رقم الحدیث ۱۱۶۲

(۳۱) بلیادی، عبدالحفیظ، مصباح اللغات، بذیل مادہ 'نفق'/ سعد حسن خان یوسفی/ مولانا/ عبدالصمد صارم، ازہری، المنجد، بذیل مادہ ''نفق'' اور ردالمختار ج ۲ ص ۶۴۳

(۳۲) ابن عابدین، ردالمختار علی الدر المختار شرح تنویر الابصار، ج ۲ ص ۶۴۴

(۳۳) ارتھ شاستر، باب نمبر ۳، جزو نمبر ۳، ص ۳۳۷ اور باب نمبر ۳، جزو ۳، ص ۳۴۱

(۳۴) القرآن ۲:۲۳۳

(۳۵) الترمذی، جامع الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجھا، رقم الحدیث ۱۱۶۳

(۳۶) مغنی المحتاج، ج ۳ ص ۴۲۶

(۳۷) القرآن ۶۵:۶

(۳۸) فوائد عثمانی، ص ۱۴۷

(۳۹) منوشاستر، باب ۳، منتر ۵۶۔۵۸، ص ۱۷

(۴۰) ارتھ شاستر، باب نمبر ۳ جزو ۳، ص ۳۴۲

(۴۱) القرآن ۴:۱۹

(۴۲) الترمذی، جامع الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجھا، رقم الحدیث ۱۱۶۲

(۴۳) سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ۳ حدیث نمبر ۱۸۵۰/ سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی حق المراۃ علی زوجھا، رقم الحدیث نمبر ۲۱۴۲

(۴۴) سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح باب ۵۰ حسن معاشرۃ النساء، رقم الحدیث ۱۹۷۷

(۴۵) ایضاً، رقم الحدیث ۱۹۷۸

(۴۶) ارتھ شاستر، باب نمبر ۳، جزو ۳، ص ۳۴۲

(۴۷) Encyclopedia of Religion & Ethics ,Ethics, New York,1921,p-271

(۴۸) ارتھ شاستر، باب نمبر ۳، جزو ۲، ص ۳۳۸

(۴۹) القرآن ۲:۲۲۹

(۵۰) حبیبہ بنت سہل الانصاریہ۔الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۴ ص ۳۷۰

(۵۱) ثابت بن قیس بن شماس بن ظہیر بن مالک بن امری ٔالقیس بن مالک الاغرّ بن ثعلبۃ بن کعب بن الخزرج ،کنیت ابو محمد/ابوعبدالرحمن ،خطیب الا نصار، ابوبکر الصدیقؓ کے دورِ خلافت میں جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ا ص ۲۷۶

(۵۲) امام مالکؒ ،موطا امام مالک ،مترجم: علامہ وحید الزمان، کتاب الطلاق، باب ماجاء فی الخلع ۶۲ ص ۴۰۵

(۵۳) القرآن ۴:۷

(۵۴) القرآن ۴:۱۲

(۵۵) الترمذی، جامع الترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجھا، رقم الحدیث ۱۱۶۳